Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱ر

المصلح

جمعہ

۱۳ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۳ اخاء ۱۳۳۲ ھش - ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۷۱

شام اور عراق کی فوجیں دفاعی طاقت کو مضبوط بنانے کے لئے اردن پہنچ گئیں

اردن میں امریکہ برطانیہ اور فرانس کے سفارت خانوں کے سامنے زبردست مظاہرے

دمشق ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کے مقابلے میں اردن کا فوجی دفاع مضبوط بنانے کے لئے عراق اور شام کی فوجیں اردن میں داخل ہوگئی ہیں۔ کل دمشق ریڈیو نے اس کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ عراق اور شام کی اردن میں داخل ہونے والی فوجیں فوری طور پر بیت المقدس کی طرف روانہ ہوگئی ہیں۔ تاکہ اردن کی فوج کو مناسب کمک مل سکے۔

کل اردن کے دار الحکومت میں برطانیہ فرانس اور امریکہ کے سفارت خانوں کے سامنے عوام نے زبردست مظاہرے کئے۔ بعض مقامات پر پتھراؤ بھی کیا گیا۔ ان سفارت خانوں کو فوج نے اپنے گھیرے میں لے لیا ہے۔

امریکہ کے محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اسرائیل جب تک اقوام متحدہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا رہے گا۔ امریکہ اس کی اقتصادی امداد بند رکھے گا۔ ادھر اسرائیل ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ یہودی حکام امریکہ کے علاوہ دیگر ذرائع سے ضروری سامان کی درآمد کو جاری رکھنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

— کراچی ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے مشرقی بنگال کو دس ہزار ٹن چاول مفت تقسیم کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس چاول کا بیشتر حصہ سیلاب زدہ علاقہ میں تقسیم کیا جائے گا۔

۵ لاکھ ٹن نمک درآمد کیا جائیگا

ڈھاکہ ۲۲ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اگلے ماہ کے وسط تک ۵ لاکھ ٹن ہندوستانی نمک درآمد کیا جائیگا جو بعد میں محفوظ ذخیرے کے طور پر کام آئے گا۔

مجلس دستور ساز کا اجلاس

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ آج مجلس دستور ساز میں مسٹر ابو القاسم خان نے یہ تجویز پیش کی، کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں ملک بھر میں تعلیمی سہولتیں دینے انتخابات کی پوری آزادی اور عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کے لئے مناسب اضافہ کیا جائے۔ تاکہ جمہوریت کا تقاضا پورا ہو سکے۔ آپ نے مجوزہ فارمولے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ بتاتا ہے۔ کہ ہمارے ہاں صوبہ پرستی کا زہر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اسے ختم کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ ہم قوم پرستی کے جذبہ کو ترقی دینے کی کوشش کریں۔ میاں افتخار الدین نے اپنی تقریر میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ اور مجوزہ فارمولے کو پاکستانیوں کے ساتھ ایک دھوکا اور حقیقت پر نعروں کی فتح قرار دیا۔ آپ نے مطالبہ کیا۔ کہ مجلس دستور ساز کے لئے نئے انتخابات کرائے جائیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۲ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت، پاؤں کے انگوٹھے میں زخم اور تکلیف کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور قریشی محمد افضل صاحب

آج بعد دوپہر روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں مغربی افریقہ جانے کے لئے ۲۳ اکتوبر کو جمعہ کے روز Batory نامی جہاز سے انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ نیز مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب مبلغ نائیجیریا کے اہل و عیال بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جہاز کیماڑی پورٹ سے روانہ ہوگا۔ احباب ساڑھے تین بجے شام تک کیماڑی پہنچکر دعا میں شامل ہوں۔ اور اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہیں۔

(سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی)

سویز کے متعلق برطانوی مصری مذاکرات میں پھر تعطل پیدا ہو گیا

طرفین کے نمائندوں نے اپنی ناکامی کا اعلان کر دیا

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ برطانیہ اور مصر نے کل سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔ کہ علاقہ سویز کو برطانوی فوجوں سے خالی کرانے کے بارے میں جو غیر رسمی بات چیت ہو رہی تھی۔ اس میں وہ کسی سمجھوتے پر پہنچنے میں ناکام رہے ہیں۔ کل کی ملاقات کے بعد دونوں کی طرف سے ایک مشترکہ بیان شائع کیا گیا۔ جس میں ناکامی کا اعلان کرنے کے بعد اس امید کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ تعطل پر مزید غور و خوض جاری رہے گا۔ کل امریکی سفیر جیفرسن کیفرے نے مصری وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ تمام صورت حال کے بارے میں عنقریب امریکی دفتر خارجہ کو مطلع کریں گے۔ پہلے توقع تھی کہ کل کی کانفرنس فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ اور کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ توقع پوری نہ ہو سکی۔ کل جنرل نجیب نے پہلی بار مصر کے اعلیٰ مدبرین سے مشورہ کیا۔ ان میں سابق وزیر اعظم احمد نجیب الہلالی اسمبلی کے سابق صدر عبد السلام فہمی سلیمان حفیظ۔ محمود غالب عبد الرزاق عبد الرحمن الرافعی اور مصطفیٰ مرعاشی شامل تھے

مسئلہ تونس کے تصفیہ کے لئے پانچ نکاتی منصوبے کا اعلان

نیویارک ۲۲ اکتوبر لبنان نے تونس کو آزادی دلانے کے لئے ایک پانچ نکاتی پروگرام تجویز کیا ہے ان میں مارشل لاء اور دوسرے ہنگامی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ بھی شامل ہے۔ لبنان کے نمائندے خلیل تقی الدین نے اس پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کل سیاسی کمیٹی میں مسئلہ تونس پر بحث کے دوران میں کیا۔ بحث کے وقت کمیٹی کے اجلاس میں فرانسیسی نمائندے موجود نہیں تھے۔ اس پروگرام میں تمام سیاسی قیدیوں کو آزاد کرنے قومی لیڈروں کو تونس واپس آنے کی اجازت دینے جمہوری ادارے قائم کرنے عام انتخابات کرانے اور تونس کے اصل نمائندوں سے براہ راست گفت و شنید کرنے کی تجاویز بھی شامل ہیں۔ لبنانی نمائندے نے کہا کہ اگر فرانس اہل تونس کے حقوق تسلیم کرے گا جس طرح کہ اس نے شام اور لبنان میں کیا تھا۔ تو اسکے وقار میں کمی کی بجائے کچھ اضافہ ہی ہوگا۔

کشتیوں کا پل مکمل ہو گیا

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ دریائے چناب پر طالب والا کے مقام پر کشتیوں کا جو پل بن رہا تھا۔ وہ ہر طرح مکمل ہو گیا ہے۔ اور اس پر آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

براہ راست گفت و شنید کا موقعہ دیا جائے

نیویارک ۲۲ اکتوبر۔ ہالینڈ نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس امر کی اجازت دے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانی اور پاکستانی باشندوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جنوبی افریقہ۔ بھارت اور پاکستان عالمی انجمن کی مداخلت کے بغیر براہ راست گفت و شنید کریں

کوریا کی سیاسی کانفرنس کے متعلق ابتدائی مذاکرات

پن منجوم ۲۲ اکتوبر۔ کمیونسٹوں نے کہا ہے کہ کوریا کی سیاسی کانفرنس کے سلسلے میں جو ابتدائی مذاکرات ۲۶ اکتوبر کو ہونے والے ہیں اگر وہ اسی عمارت میں شروع کئے جائیں۔ جس میں کہ معاہدہ صلح پر دستخط ہوئے تھے تو یہ انتہائی مناسب ہوگا [illegible]

برطانوی دار العوام میں برٹش گی آنا کی صورت حال پر بحث

حکومت کی طرف سے تحریک اعتماد کی درخواست

لندن ۲۲ اکتوبر۔ آج برطانوی پارلیمنٹ میں برٹش گی آنا کے حالات کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ مسٹر چرچل پارلیمنٹ میں تحریک اعتماد کی درخواست کریں گے۔ جس میں کہا جائے گا کہ حکومت نے برٹش گی آنا کی صورت حال پر قابو پانے کے لئے جو کارروائی کی ہے وہ ایوان کو منظور ہے۔ مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹلی نے کہا ہے کہ ان کی [illegible] پارٹی تحریک اعتماد کے خلاف ووٹ دیگی۔ کیونکہ حکومت نے گی آنا کے متعلق جو وائٹ پیپر شائع کیا ہے اس سے یہ بات حق بجانب دکھائی نہیں دیتی کہ وہاں آئین معطل کر دیا جاتا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۳؍اخاء ۱۳۳۲ہش

"ڈان" کا افتتاحیہ

کچھ دن ہوئے پاک اسمبلی کے ہندو ارکان نے پاکستان کے گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد کو بلوپ میس میں دسہرے کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔ اس تقریب میں گورنر جنرل نے ایک مختصر تقریر میں پاکستان کے ہندو شہریوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے رام لیلا کی تقریب کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور ہندوؤں کی مشہور رزمیہ مقدس کتاب کی جس میں مہاراجہ رام چندر جی کی زندگی اور ان کی راون والی لنکا کے مقابلہ میں جو ایک بڑا حکمران تھا فتح کے واقعات درج ہیں بعض صداقت بیانیوں کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ "یہ کتاب حق و باطل کا ایک معرکہ ہے"۔

اس پر انگریزی روزنامہ "ڈان" کراچی نے اپنی ۲۰ اکتوبر کی اشاعت میں "مبارک ورک" کے طنزیانہ عنوان کے تحت ایک طویل افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ جس میں مسٹر غلام محمد کے رامائن کی تعریف میں مندرجہ بالا الفاظ کی بے حد مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ایک اسلامی ملک کے مسلمان ہیڈ کو واجب نہیں تھا کہ ایسی بت پرستانہ تصنیف کا ذکر اس تعریف و تحسین کے ساتھ کرتا۔ چنانچہ روزنامہ ڈان اپنے لیڈر میں لکھتا ہے۔

"رپورٹ ہے کہ اپنی تقریر کے دوران میں مسٹر غلام محمد نے اس تقریب کو مبارک تقریب بیان کیا۔ اور ہندو رزمیہ تصنیف رامائن کی تعریف پر زور دیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے یہی نہیں بلکہ اس ہندو رزمیہ کے متعلق باطل کی قوتوں کے خلاف ایک دلیرانہ جنگ اور آخر کار ان پر فتح کے الفاظ بھی فرمائے۔

اس کے بعد "ڈان" لکھتا ہے۔

"ہم مجبور ہیں کہ آپ سے پوچھیں کہ ایک مسلم ریاست کے ایک مسلم ہیڈ کے لئے کس طرح جائز ہے کہ وہ ایک بت پرستانہ داستان کی اس طرح تعریف کرے"؟

روزنامہ "ڈان" کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ایک مسلم ریاست کے مسلم ہیڈ نے ایک بت پرستانہ تقریب میں حصہ لیا اور غیر اسلامی چیزیں موسیقی اور رقص کا ملاحظہ کیا۔ اس کو وہ اپنی غیر مسلم رعایا کی دلجوئی سمجھتا ہے۔ چنانچہ ڈان لکھتا ہے۔

"آگے جانے سے پیشتر ہم اس امر کو نہایت واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہندو اور پاکستان کی دوسری مذہبی اقلیتوں کو اپنے مذہب پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے کی مکمل طور پر آزادی ہونی چاہیئے۔ اور کسی کو خواہ کوئی ہو اس میں دخل اندازی کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ اقلیتوں کو سیاسی اظہار رائے اور جدوجہد کی پوری پوری آزادی جو آئین اور اخلاق کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو اسی طرح جس طرح ریاست کی مسلم رعایا کو ہے ہونی چاہیئے۔ ریاست کی سیاسی زندگی اس کے نظم و نسق اور اقتصادی ترقی میں حصہ لینے کے لئے بھی انہیں پورے مواقع حاصل ہونے چاہئیں۔ یہ تمام حقوق اور آزادیاں غیر منفک ہیں۔ اور ہم ان پر ہر تجاوز یا ان کے انکار کا مقابلہ کریں گے۔ خواہ یہ حکومت کی طرف سے ہو یا کسی مسلم سیاسی پارٹی یا مسلم اکثریت کی طرف سے ہو"۔

علاوہ ازیں ہندو اقلیت کے مذہبی تہواروں پر مبارک باد پیش کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن ہے اور نہ اس بات میں کوئی حرج ہے کہ گورنر جنرل۔ گورنر اور مسلم وزراء شریفانہ رواداری کے طور پر غیر مسلموں کی منعقدہ تقریبات میں شمولیت کریں۔ مگر جب یہ رواداری ایسی قدر کی تعریف تک بڑھ جائے جس کا تعلق ہندو مذہب اور ان کے علم الاصنام کے ساتھ ہو تو یہ ایک بڑا خوفناک مسئلہ بن جاتا ہے۔

"پوجا جس میں بتوں کی عبادت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے لئے تو بے شک مبارک ہے۔ جو ایسی عبادت کے قائل ہیں۔ مگر ایک مسلمان خاصکر ایک مسلم ریاست کا ہیڈ ایسے موقعہ کو کس طرح مبارک بیان کر سکتا ہے۔ گویا کہ یہ سب کے لئے مبارک ہے۔

اسی طرح اگرچہ ہندو رزمیہ رامائن اور مہابھارت بے شک ادبی خوبیاں رکھتی ہیں اور وہ ہندو مذہب کے پیروؤں کے لئے مقدس بھی ہیں۔ مگر ایک مسلمان اور پھر خاصکر پاکستان کی مسلم ریاست کا ہیڈ ان افسانوی داستانوں کی جو بت پرستانہ مذہب کا حصہ ہیں کس طرح یہ تعریف کر سکتا ہے۔ کہ یہ نیکی کے خلاف بدی کی جنگ ہے۔

"ہماری عاجزانہ رائے میں ایسے مبالغہ کی حد تک بڑھ جانا ایسا ہے۔ جس کو مسلم عوامی رائے تسلیم کرنے کو تیار نہیں"۔

ہم نے یہ طویل حوالہ اس لئے دیا ہے۔ تاکہ روزنامہ "ڈان" کے سوفسطائی استدلال کا ہر پہلو سامنے آجائے۔ پہلے تو ہم اداریہ نویس سے نہایت ادب سے یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ اگر مسٹر غلام محمد نے اس تقریب کو "مبارک" کہا۔ تو آپ نے کن قرائن سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ انہوں نے گویا اسکو ہندوؤں کے لئے خاص طور پر "مبارک" نہیں کہا بلکہ تمام دنیا اور ادارۂ ڈان کے لئے بھی مبارک کہا ہے۔ ایسی مذہبی محدود تقریبوں میں جب کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے معنے بھی اسی طرح محدود سمجھے جائیں۔ جس طرح وہ ماحول محدود ہے۔ جس میں وہ استعمال کیا گیا ہے۔ محض کہنے والے پر الزام تراشی کے لئے آپ ہی آپ معنے کو وسعت دے کر اعتراض جڑ دینا کہاں زیبا ہے۔

پھر تعجب ہے جیسے کہ ہم نے شروع میں اشارہ کیا ہے آپ کو اس پر تو اعتراض نہیں۔ کہ ایک مسلمان خاصکر ایک مسلم ریاست کا ہیڈ ایسی تقریب میں شمولیت کرتا ہے۔ جو اداریہ نویس کے ہی الفاظ میں بت پرستانہ رسومات پر مشتمل ہو۔ اور جس میں راگ رنگ اور رقص جیسے غیر اسلامی اعمال کا مظاہرہ کیا گیا ہو۔ اداریہ نویس ایسی رواداری جائز ہی نہیں بلکہ پسندیدہ بیان کرتا ہے۔ مگر جب وہ ہندوؤں کی ایک مقدس کتاب کے متعلق ایسی بات کہتا ہے جو سو فیصدی صحیح ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس کتاب میں بعض باتوں میں بڑا مبالغہ کیا گیا ہوگا۔ تو اسے سخت خطرۂ ایمان لگ جاتا ہے۔ اگر اداریہ نویس نے رامائن کا مطالعہ کیا ہوتا تو اسکو معلوم ہو جاتا کہ گو اس میں بعض مشرکانہ خیالات کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ مگر اس میں جو بنیادی کہانی ہے اس سے یہی مترشح ہوتا ہے۔ کہ نیکی کی بدی پر فتح ہوئی ہے۔ پھر اس میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو واقعی بلندیٔ اخلاق پر دلالت کرتی ہیں۔ اور ایک مسلمان کے نزدیک بھی وہ مستحسن ہیں۔ مگر فرض کیجئے کہ ایسا نہیں ہے۔ مگر ہندو اس کو ایسا سمجھتے ہیں۔ اور بہت سے ہندو اس سے واقعی بڑے بڑے اخلاقی سبق حاصل کرتے ہیں۔ اگر اس نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھا جائے۔ کہ وہ ہندوؤں کے نزدیک ایسی کتاب ہے جس کا ذکر مسٹر غلام محمد نے کیا ہے۔ اور انہوں نے ہندوؤں ہی کے نقطۂ نگاہ سے انہی کے لئے ایسا کہا ہے۔ تو پھر ایسا کہنے پر کیا اعتراض وارد ہو سکتا ہے؟

پھر یہ اسلام کا کونسا اصول ہے کہ جس سے یہ قید لگتی ہے کہ اگر دوسرے مذاہب کی کسی مقدس کتاب میں اگر کوئی بات اچھی ہو۔ جو اسلام کے نزدیک بھی اچھی ہو۔ تو اس کی تعریف نہ کی جائے۔ اگر مسٹر غلام محمد یہ کہتے کہ مسلمانوں کو بھی ہندوؤں کی طرح اس کتاب پر ایمان لانا چاہیئے۔ تو پھر تو واقعی جائے اعتراض تھی۔ سوال یہ ہے کہ کسی کتاب کی واقعی خوبی کو بیان کرنے سے وہ کونسے ایسے ظلم کے مرتکب ہو گئے ہیں کہ ڈان کو اتنا سخت احتجاجی افتتاحیہ لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے؟

آگے چلکر ڈان نے موجودہ تنگ نظر ملاازم کے خلاف بھی بعض باتیں کہی ہیں۔ جن سے ہم سو فیصدی متفق ہیں۔ اور پچھلے دنوں ڈان نے جو جہاد ایسے لوگوں کے خلاف کیا تھا وہ بھی نہایت قابل تعریف ہے۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ افتتاحیہ لکھ کر ڈان نے اسلام کی وسعت نظری کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور پاکستان کی بھی کوئی خدمت نہیں کی۔

دو مفید رسالے

حال ہی میں دو مفید رسالے شائع ہوئے ہیں۔ جن کی خرید اور اشاعت میں دوستوں کو حصہ لے کر ثواب کمانا چاہیئے۔ ایک رسالہ جس کا نام "رسول پاک کا عدیم المثال مقام" ہے کراچی سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور آپ کے مقام نبوت کی غیر معمولی برکات کا ذکر ہے۔ اور دوسرا رسالہ جس کا نام "اچھی مائیں" ہے ربوہ سے شائع ہوا ہے۔ جس میں احمدی ماؤں کے فرائض اور اولاد کی اسلامی تربیت کے گر بیان کئے گئے ہیں۔ خواہشمند دوست ذیل کے پتہ سے حاصل فرمائیں۔

(۱) رسالہ "رسول پاک کا عدیم المثال مقام" ملنے کا پتہ
مرزا عبدالرحیم بیگ سیکرٹری تبلیغ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳

(۲) رسالہ "اچھی مائیں" کے ملنے کا پتہ
دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ شعبہ نشر و اشاعت ربوہ ضلع جھنگ ہے۔

قیمتوں کے متعلق بھی ادھر کے پتہ جات سے معلوم ہو سکے گا۔ مگر غالباً رسالہ نمبر ۱ کی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہوگی اور رسالہ نمبر ۲ کی قیمت ۲/۱ ۲ آنے فی نسخہ ہوگی۔ اول الذکر رسالہ غیر احمدیوں کے نقطہ سے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرنے والا ہے۔ مؤخر الذکر رسالہ خصوصیت سے مستورات میں تقسیم ہونے کے قابل ہے۔ باقی تاثیر کی کنجی صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کی رحمت ہمارے گھر کا سہارا ہے۔ فقط والسلام خاکسار بشیر احمد عفی عنہ (نوٹ: پہلے رسالہ کی قیمت ایک روپیہ ہے (داؤد))

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتحِ عظیم

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق

امریکہ کے مشہور دشمنِ اسلام مسٹر ڈوئی کا انتہائی عروج کے بعد عبرتناک زوال

(از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے مبلغ اسلام مقیم امریکہ)

گذشتہ سے پیوستہ

خاکسار نے کوشش کی کہ صیحون کے ان سفروں میں مجھے کچھ ایسے بڑے بوڑھوں سے ملنے کا موقع مل جائے۔ جنہوں نے بچشم خود ڈوئی کا زمانہ دیکھا ہو۔ چنانچہ خاص "تلاش" کے بعد آخر ایک معمر شخص مسٹر شا (Shaw) سے ملاقات ہوئی۔ ان صاحب نے بتلایا کہ وہ ۱۹۰۳ء میں اپنے نوجوانی کے زمانہ میں اپنے والدین کے ساتھ وسکانسن (Wisconsin) کی ریاست سے آکر آباد ہوئے تھے۔ وہ زمانہ ڈوئی کے عروج کا زمانہ تھا۔ مگر مسٹر شا کہتے ہیں۔ کہ ان کے آباد ہونے کے جلد بعد ہی مصیبتوں اور مشکلات کا دور شروع ہو گیا اور لوگ مسٹر ڈوئی سے الگ ہو گئے۔ خود مسٹر شا بھی اب کسی اور چرچ میں عبادت کے لئے جاتے ہیں۔ البتہ سال میں ایک دفعہ صلیبی واقعہ کا ڈرامہ دیکھنے کی غرض سے اب بھی ڈوئی کے قائم کردہ چرچ میں ہو آتے ہیں۔ مسٹر شا سے معلوم ہوا۔ کہ جس شخص نے ڈوئی کو معزول کرنے میں سب سے نمایاں حصہ لیا تھا۔ اور جس کو اس نے پہلے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ یعنی مسٹر والوا اب اس کا خاندان بھی زائن کو چھوڑ کر فلوریڈا میں آباد ہے۔

موجودہ جانشین کا نام مسٹر منٹرن (Mintern) ہے۔ خاکسار نے ان صاحب سے بھی ملاقات کی۔ مسٹر منٹرن خود ۱۹۰۶ء میں زائن میں آئے۔ اس لئے انہوں نے خود تو ڈوئی کے عروج کا زمانہ نہ دیکھا۔ ہاں اس کے تنزل کا سارا ڈرامہ ان کے سامنے ہوا۔ مسٹر منٹرن نے مجھے وہ بعض اشیاء دکھائیں۔ جو ڈوئی کے سامان میں سے تباہی سے بچ گئی ہیں مثلاً ڈوئی کا سفری بکس یا اسکی آواز ریکارڈ کرنے کی مشین یا وہ گھنٹی جو شہر کے سب سے بڑے ٹیبرنیکل پر آویزاں تھی۔ اور جو روزانہ دو دفعہ نو بجے صبح اور نو بجے شام بجائی جاتی تھی۔ تاکہ شہر کے سب لوگ دو منٹ کے لئے کام چھوڑ کر عبادت کرلیں۔ اور جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت ایک مرغی اپنے انڈا دینے کے عمل کو معطل کر دیتی تھی۔ اور گاڑیوں کے آگے جتے ہوئے گھوڑے خود بخود کھڑے ہو جاتے تھے۔

میں نے مسٹر منٹرن سے دو دفعہ تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اب ان کے چرچ کے مرید ان ابتدائی خیالات کو جن کو ڈوئی نے رائج کرنے کی کوشش کی تھی۔ کوئی وقعت نہیں دیتے۔ چرچ کے نام میں سے "Apostolic" (اپاسٹالک) کا لفظ جو اس بات کی شہادت کے لئے تھا۔ کہ گویا یہ چرچ خدا کی طرف سے قائم ہے۔ اب دیر سے نکالا جا چکا ہے۔ چرچ کے متعلق مطبوعہ تاریخی احوال میں اگرچہ ڈوئی کا ذکر اب بھی آتا ہے۔ مگر اس کے "ایلیا" اور "مصلح" کے دعووں کو اس ذکر میں سے پوری طرح حذف کر دیا جاتا ہے۔ ڈوئی کے زمانے میں جو زائن اسکول جاری تھے۔ اب ان میں سے ایک بھی باقی نہیں۔ میں نے مسٹر منٹرن سے پوچھا۔ کہ اب ان کے چرچ کے ممبروں کی تعداد کیا ہے۔ مگر انہوں نے اس کا جواب نہ دیا۔ ڈوئی کا مشہور پرچہ "لیوز آف ہیلنگ" جو اس کے زمانہ میں ہفتہ وار تھا۔ اب بہت تھوڑے حجم کے ساتھ ماہوار نکلتا ہے۔

الغرض یہ ہے ڈوئی کے قائم کردہ صیحون کی موجودہ حالت۔

یہ ہے صیحون کی آفت پر اسکی اپنی شہادت

خدائی غیرت نے اس مغرور اور مفتری شخص پر۔ سید المرسلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے والے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گندی گالیوں اور فحش کلمات سے یاد کرنے والے شخص پر۔ اسلام کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والے اور رسول کریمؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کرنے والے شخص پر وہ عذاب نازل کیا۔ جو رہتی دنیا تک اہل بصیرت کے لئے عبرت اور سبق کا موجب رہے گا۔

یہ بدنصیب شخص کا تنزل یعنی اس روز شروع ہوا۔ جس روز کہ اس نے مرسلِ زماں حضرت احمد علیہ السلام کی تحقیر پر کمر باندھی یہ شخص اپنے آباء کی طرف سے بھی کاٹا گیا۔ اور اپنی اولاد کی طرف سے بھی۔ اگر ایک طرف اس کے باپ نے اس سے بیزارگی اختیار کی۔ تو دوسری طرف اس کی بیوی اور بیٹے نے بھی اس سے قطع تعلق کیا۔ اس کی ایک ہی لڑکی عین نوجوانی میں اسکی زندگی میں ہی ایک خطرناک حادثے سے مرگئی۔ ان آخری ایام میں دنیا میں جہاں بھی یہ شخص گیا۔ وہاں پر اس کی تذلیل ہوئی۔ صیحون میں اس کے مریدوں اور مصاحبوں اور مشیروں سب نے نہ صرف اس کا ساتھ چھوڑا۔ بلکہ اس کے سارے کارخانے کے انہدام میں اس وقت تک اپنی کامیاب کوشش جاری رکھی۔ جب تک کہ دنیا میں اسکی اندرونی شخصیت بے نقاب نہ ہوگئی۔

آج ڈوئی کے دعوئے الہام اور اس کی لیڈری کو صیحون پوری طرح خیرباد کہہ چکا ہے۔ آج ڈوئی کا مایہ ناز ٹیبرنیکل جہاں سے حکومت کر کے وہ اسلام کو تباہ و برباد کرنے کا تہیہ رکھتا تھا۔ جل کر خاک کے ساتھ مل چکا ہے۔

اس کا وہ مکان جہاں سے وہ ایک باطل معبود کی طرح لاکھوں مریدوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ ایک دوسرے چرچ کی ملکیت میں ہے۔ ایسے چرچ کی ملکیت میں جسے ڈوئی اپنے زمانہ اقتدار میں شہر صیحون میں داخلے کی اجازت بھی نہ دیتا۔

آج وہ مفلوج ڈوئی اپنی آنکھوں کے سامنے صیحون کی ساری تباہی دیکھنے کے بعد خدائے احکم الحاکمین کے فیصلے کے مطابق مرکر اسی شہر صیحون کے چھوٹے سے قبرستان کے ایک غیر معروف کونے میں نہایت گمنامی اور کس مپرسی کی حالت میں مدفون ہے۔

یہ ہے اسلام کی فتح عظیم کا چمکتا ہوا نشان!!!

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

امتحان کتاب فتح اسلام زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے انتظام کے ماتحت کتاب "فتح اسلام" مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ براہِ مہربانی اپنی اپنی لجنہ میں اسکی تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام معہ داخلہ ۲ فی کس کے حساب سے ارسال فرماویں۔ اگر کسی بہن کے پاس کتاب نہ ہو۔ تو دفتر لجنہ اماء اللہ میں اطلاع دے کر منگوالیں۔ کتاب کی قیمت ۱۰ ہے۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نظم

بڑا خوش نصیب نکلا وہ سجودِ عاشقانہ | جسے مل گیا جہاں میں تیرا سنگِ آستانہ

ابھی اور مرحلے ہیں میری جستجو کے باقی | ابھی اور آزمالے مجھے گردشِ زمانہ

مجھے لاکھ بار پیسے غمِ روزگار پھر بھی | تیری دشمنی میں پنہاں ہے مذاقِ دوستانہ

دلِ مضطرب کو ایسے میں سنا رہا ہوں باتیں | کوئی سن رہا ہو جیسے میرا دکھ بھرا فسانہ

یہ لمکوئے خودپرستی یہ سجودِ بت نوازی

سبھی جانتے ہیں مصلح تیری شانِ مصلحانہ

سلیم الدین احمد [illegible]

ضروری اطلاع:- جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال جو کچھ عرصے سے کوئٹہ تشریف رکھتے تھے۔ مورخہ ۱۸ اکتوبر کو کوئٹہ سے روانہ ہو کر راستے میں چند جماعتوں میں ٹھہرتے ہوئے اسی ماہ کے آخر تک ربوہ پہنچ جائیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے

اس میں شک نہیں کہ خدا ایک ہی ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ہر ایک مذہب نے خدا کی جو صفات بتائی ہیں۔ وہ مختلف اور متضاد ہیں۔ اس لحاظ سے ہر ایک مذہب کا خدا بھی مختلف ہوا۔ اور جب صفات میں اختلاف ہوا تو صاف ظاہر ہے کہ ایک مذہب کا پیرو خدا تعالیٰ کے متعلق جو اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ دوسرے مذہب والا نہیں رکھتا۔ اور ایک مذہب کا شخص خدا تعالیٰ سے جس سلوک کا متوقع ہو سکتا ہے دوسرے مذہب کا نہیں ہو سکتا۔

مثلاً اسلام خدا تعالیٰ کے متعلق بتاتا ہے۔ یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء۔ کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے اس کے قصور کی سزا دیتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ویدک دھرم پرمیشور کے متعلق کہتا ہے۔ کہ کسی انسان سے ایک معمولی غلطی ارادہ اور خواہش سے نہیں۔ بلکہ ناواقفیت اور بے علمی سے ہو جائے۔ اور اس کے بعد وہ کتنی ہی مرتبہ معافی مانگتا رہے۔ تو بھی پرمیشور اسے معاف نہیں کر سکتا۔ بلکہ ضرور سزا دیتا ہے۔

ان دونوں تعلیموں کو سامنے رکھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اسی کو ویدک دھرم پیش کرتا ہے ہرگز نہیں۔ اور کیا ویدک دھرم کا پیرو خدا تعالیٰ سے اس سلوک کی امید رکھ سکتا ہے۔ جو اسلام پر چلنے والے کو ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں اسی طرح اور صفات میں بھی اختلاف ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کی تکالیف دور کرتا ان کے رنج کو خوشی سے بدل دیتا ہے۔ لیکن ویدک دھرم اس کے بالکل خلاف کہتا ہے۔ کہ ہر ایک تکلیف جو انسان کو ہوتی ہے کسی پہلے جنم کے گناہوں کی وجہ سے بطور سزا ہوتی ہے جسے پرمیشور ہٹا نہیں سکتا

پھر اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور انکو قبل از وقت خبریں دیتا ہے۔ لیکن ویدک دھرم کہتا ہے کہ پرمیشور ابتدائے آفرینش میں چار رشیوں سے بولا تھا۔ اس کے بعد آج تک نہ وہ بولا ہے اور نہ آئندہ بول سکتا ہے۔

گویا اسلام تو ایسا خدا پیش کرتا ہے جو اپنے مجرموں اور گنہگاروں کو معاف کرنے اور بخش دینے کی قدرت رکھتا اور اس قدرت کو استعمال کرتا ہے۔ لیکن ویدک دھرم پرمیشور کو اس صفت سے بالکل عاری بتاتا ہے۔ پھر اسلام تو ایسا خدا پیش کرتا ہے۔ جو اپنے بندوں کے دکھ درد رنج و مصیبت کو دور کرتا ہے۔ لیکن ویدک دھرم کہتا ہے۔ پرمیشور میں یہ طاقت نہیں ہے۔ پھر اسلام تو کہتا ہے خدا اپنے بندوں سے اسی طرح بولتا ہے جس طرح پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی بولتا ہے۔ اور کلام کرتا رہے گا۔ لیکن ویدک دھرم پرمیشور کو گونگا قرار دیتا ہے جو کوئی بات نہیں کر سکتا۔

اس مختصر سے موازنہ سے کھلے طور پر یہ ثابت ہے کہ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اور جو حقیقی خدا ہے۔ اس کا جتنا تعلق اسلام کی اصل تعلیم پر چلنے والوں کے ساتھ ہے اتنا کسی اور مذہب پر چلنے والوں کے ساتھ نہیں ہے۔

اس بات کا ہمارے پاس ایسا زبردست ثبوت ہے۔ کہ اگر کوئی ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کرے تو فوراً سمجھ سکتا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام کا پیش کردہ خدا ہی حقیقی اور زندہ خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی۔ دعوت دی کہ آؤ اپنے اپنے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت دو۔ اور مجھ سے اسلام کے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت لو۔ لیکن کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی اب اگرچہ حضرت مرزا صاحب صداقت کا بیج بو کر اور اپنی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والی جماعت تیار کر کے رحلت فرما گئے۔ لیکن آپؑ کی دعوت اب بھی بحال ہے۔ اور آپ کے موجودہ جانشین اس کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی ایک تقریر میں جو ۱۹۱۷ء میں شملہ میں ہوئی۔ اور اخبار الفضل میں شائع کی گئی۔ فرمایا :۔

"میں حضرت مسیح موعود کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے تو آئے اور آ کر ہم سے مقابلہ کر لے مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور ایسی حالت میں قبول کرتا ہے۔ جبکہ ظاہری سامان بالکل مخالف ہوتے ہیں۔ اور یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بڑی علامت ہے۔ اگر کسی کو شک شبہ ہو تو آئے اور آزما لے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ اگر کوئی ایسے لوگ ہیں جنہیں یقین ہے کہ ہمارا مذہب زندہ ہے۔ تو آئیں ان کے ساتھ جو خدا کا تعلق اور محبت ہے۔ اس کا ثبوت دیں۔ اگر خدا کو ان سے محبت ہو گی۔ تو وہ مقابلہ میں ضرور ان کی امداد اور تائید کریگا۔ ایک کمزور اور ناتوان انسان اپنے پیاروں کو دکھ اور تکلیف میں دیکھ کر جس قدر اس کی طاقت اور ہمت ہوتی ہے مدد کرتا ہے۔ تو کیا انہوں نے اپنے خدا کو ایک کمزور انسان سے بھی کمزور سمجھ رکھا ہے۔ جو ان کی مدد نہیں کرے گا اگر نہیں تو میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ مقابلہ پر آئیں اور دیکھ لیں کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے۔ اور کس کی دعا سنتا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی طرف سے۔ لوگوں کو اس مقابلہ کے لئے کھڑا کریں۔ لیکن اس کے لئے یہ نہیں ہے۔ کہ ہر ایک کھڑا ہو کر کہدے کہ میں مقابلہ کرتا ہوں۔ بلکہ ان کو مقابلہ پر آنا چاہیئے۔ جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے"

احباب کی ایک اہم ذمہ داری

وہ مقدس اور بابرکت اجتماع جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رکھی۔ اور جو اپنے اندر اس قدر برکات اور فیوض الٰہی کی زبردست کشش رکھتا۔ اور جماعت میں نئی زندگی اور تازہ روح پھونکنے کا موجب ہوتا ہے کہ جماعت کے جو افراد اس میں شمولیت اختیار کر کے اس کے تاثرات اور فیوض سے متعارف ہو چکے ہوئے ہیں۔ ان کو اس میں شامل ہونے کے لئے تحریک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے دل میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور اسے ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے ایک تڑپ ہوتی ہے۔ اور یہ ولولہ اور جوش محض مردوں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ عورتوں اور بچوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ جس کا منظر ہر سال ہماری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ جب سے مستورات کا جلسہ باقاعدہ شروع ہوا ہے۔ جلسہ میں آنے والی مستورات کی تعداد۔ مردوں کی طرح ہر سال پہلے کی نسبت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

لیکن چونکہ ہر سال بفضلہ تعالیٰ ہزار ہا نئے احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں جنہیں پہلے کبھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا ہوتا اور بعض ایسے بھی دوست ہوتے ہیں۔ جو اپنے دنیاوی کاروبار میں انہماک کی وجہ سے ہر وقت تحریک اور ترغیب و تحریص کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے اس تحریک کے ذریعہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے خیر مقدم کی دعوت دی جاتی ہے

ہمارا جلسہ سالانہ دراصل روحانی برکات کی بارش کا موسم ہوتا ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانے والے اسی طرح فائدہ اٹھاتے ہیں جیسے عقلمند اور موقعہ شناس زمیندار بارش سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور دانستہ محروم رہنے والوں کے لئے۔ سوائے حسرت اور افسوس کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔

جو دوست سالانہ جلسہ کی برکات سے ایک دفعہ بہرہ اندوز ہو چکے ہوں۔ وہ کبھی بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اور جو پہلی دفعہ آئیں۔ وہ بار بار آنے کا ارادہ کر چکے ہوتے ہیں جو فوائد جلسہ سالانہ کے باعث جماعت کو پہنچتے ہیں ان کا شمار تو مشکل ہے۔ لیکن مختصراً یہ ہے۔ کہ جس طرح بارش سے مخلوق کی زندگی وابستہ ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے وسیع فوائد کے ساتھ۔ ہماری جماعتی زندگی کا بہت بڑا تعلق ہے وسیع شناسی جماعت کے افراد میں جلسہ سالانہ پر ہی ہوتی ہے۔ برائی ملاقاتیں تازہ اور مضبوط ہوتی ہیں۔ بہت سے تعلقات اور نئے رشتے۔ باہمی قائم ہوتے ہیں۔ دنیاوی اثر اور طبیعت کے بے جا لگاؤ اور دل کے نامناسب رجحانات اور اسی قسم کے ہزاروں قلب کے میلانات جلسہ سالانہ کے نظاروں پاک صحبتوں اور ملاقاتوں اور وعظ و نصائح کے سننے اور سب سے بڑھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں میں شامل ہونے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور آن کی آن میں کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ جس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کا موقعہ مل چکا ہو الغرض جلسہ سالانہ کے کثیر التعداد فیوض کا بیان کرنا آسان نہیں۔

ہم اپنے گھر میں دیکھتے ہیں۔ کہ کسی تقریب پر مہمان کی آمد کا انتظار ہو۔ تو اس کے لئے کافی عرصہ پہلے ہر ممکن انتظامات اپنی وسعت کے مطابق کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اتنے بڑے اجتماع کے انتظامات کے لئے جس میں ہر سال اندازہ سے بہت زیادہ مہمانوں کی شمولیت ہوتی ہو۔ ہمیں جس قدر کوششوں کی ضرورت ہے۔ اور جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے شرح چندہ ہر احمدی فرد کی ایک ماہ کی آمد پر دس فی صدی مقرر کی گئی ہے۔ جو ہر ایک کمانے والے احمدی دوست سے وصول ہونی چاہیئے۔ یعنی ایک احمدی فرد کو جس کی ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہو جلسہ سالانہ کا چندہ دس روپیہ دینا چاہیئے۔

احباب جماعت اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس تحریک کے پہنچتے ہی۔ اپنے اپنے حلقہ میں فراہمی چندہ کے لئے کوشش شروع کر دیں۔ اور ہر احمدی کو اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کریں۔

تمام لجنات اماء اللہ اور خواتین کی مجالس کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ مستورات میں بھی کوشش کر کے اس چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ اور سب بہنوں کو علیٰ قدر مراتب اس ثواب میں حصہ دار بنائیں اور جس جگہ لجنہ اور مجالس خواتین نہ ہوں وہاں عہدہ داران جماعت مقامی کو ہی عورتوں میں اس چندہ کی تحریک کرنی چاہیئے۔

الغرض کوشش ایسی ہو کہ کوئی احمدی بھی خواہ ملازم پیشہ ہو یا تاجر زمیندار ہو یا دیگر پیشہ ور کوئی بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے اور سب سے باشرح چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ چندہ جلسہ سالانہ حتی الوسع یکمشت وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور وصول شدہ چندہ ساتھ ساتھ بھیجتے رہیں۔ تا جلسہ سالانہ کا انتظام سہولت کے ساتھ ہو۔ امید ہے کہ احباب موقعہ کی نزاکت اور اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس چندہ کی فراہمی میں کوئی سستی یا کوتاہی نہ ہونے دیں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داری کے سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

واللہ المستعان وباللہ التوفیق

وکلاء اور ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں ضروری یاددہانی

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں طے پایا تھا کہ چندہ مسجد امریکہ کے لئے۔

وکلاء، ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ چندہ مساجد میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دیتے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے میں یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

وکلاء، ڈاکٹر صاحبان اور دیگر پیشہ ور احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس شرح کے مطابق خانہ خدا کی تعمیر کے لئے رقوم ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

بیرونی ممالک کے اخراجات اور تحریک جدید

احباب اپنے وعدے ادا فرمائیں!

احباب کرام کو معلوم ہے کہ دفتر وکالت بیرونی ممالک میں جو مبلغ جماعت احمدیہ کی طرف سے فریضۂ تبلیغ اسلام ادا کر رہے ہیں۔ ان کے اخراجات خورد کسولٹریچر وغیرہ .... کے اخراجات بھجواتا ہے۔ مگر دفتر اول کی وصولی اس قدر کم ہے۔ کہ اخراجات بھجوانے میں دقت ہو رہی ہے۔ اس لئے احباب کرام کی توجہ کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس ماہ میں کم سے کم دفتر اول کی ادائیگی .... سو فی صدی ہوتی چاہیئے۔ اور اسی طرح دفتر دوم کی ادائیگی ہونا ضروری ہے۔

جو لوگ وعدے کے پورا کرنے میں اس خیال سے کہ اس سال کے آخر میں ادا کر دیں گے وقت غفلت میں گذار دیتے ہیں۔ اور پھر وہ سال کا آخر آنے پر اعلیٰ وقت محروم رہ جاتے ہیں۔ اور اب تو سال کا آخر بھی آگیا ہے۔ پس احباب وعدہ کو جلد سے جلد ادا کرنے کا تہیہ کریں .... اس غرض کے لئے وکیل المال تحریک جدید جن دوستوں کا وعدہ ادا نہیں ہوا اور نہ انہوں نے ادا کرنے کے لئے کوئی مہینہ معین کیا ہے۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے باوجود کئی بار توجہ دلانے کے جواب آیا ہے۔ ایک چٹھی کے ذریعہ پھر بیدار کر رہا ہے۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کو ماہ اکتوبر میں اس سال کا وعدہ ادا کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں!

(۱) میاں محمد ابراہیم جمال ولد حافظ جمال احمد صاحب مرحوم کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ یہ خود اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

(۲) اگر کسی دوست کو مستری چراغ دین صاحب ولد مستری نتھا صاحب ساکن ڈگری ہمندوان ڈاکخانہ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے فوراً نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں (قائم مقام ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

(۳) میر ظفر احمد صاحب شیخ پور ضلع گجرات جو قادیان میں بھی کافی عرصہ تک مقیم رہے ہیں۔ اور تقسیم ملک سے بعد لائل پور گلی ۳ طارق آباد میں مقیم تھے۔ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو نظارت ہذا میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

۲۱ گئی۔ مگر یہ مذکورہ رقم عوام کی فلاح و بہبود پر صرف نہیں ہو رہی۔

سوال:۔ ایک خالص مذہبی نقطۂ نظر سے ان مسلمانوں کا کیا نظریہ ہونا چاہیئے جو کفار کے محکوم ہیں۔

جواب:۔ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ مذہبی احکام بجا لائیں۔ اور وہ مذہبی بنیاد پر خود کو منظم کریں تاکہ اپنے اجتماعی فرائض ادا کر سکیں۔ اپنے مذہب کے حکم کے ماتحت حکومت کو وفادار بھی رہنا ہوگا تاوقتیکہ وہ ان کے مذہبی معاملات میں

مداخلت نہ کرے۔ تاریخ میں اس کی مثال موجود ہے حبش ایک عیسائی ملک تھا جس کی رعایا مسلمان تھی۔

درخواست دعا

میرا جوان لڑکا عبد القادر زینہ پر سے گر پڑا۔ دماغ پر چوٹ آئی بے ہوش ہو گیا۔ تیسرے دن ایبٹ آباد میں فوت ہو گیا۔ احباب سے ملنے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ جلد ساز ربوہ)

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ ہر ماہ چندہ بیس ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں فرماتیں۔

لہٰذا

بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکز کی ہر ماہ کی بیس ۲۰ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

اخبار الصلح کراچی میں کئی بار یہ اعلان شائع کرایا جا چکا ہے۔ کہ مسجد مبارک کی تکمیل کے لئے ابھی بائیس ۲۲ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ ابھی تک جماعتوں نے اس کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں فرمائی اس لئے عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جلد تر مناسب کاروائی فرمائیں۔

ایسے دوست جنہوں نے اس سے قبل مسجد مبارک کے چندہ کی ادائیگی میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے لئے بھی یہ ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ وہ حتی المقدور اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کریں۔

مکرم امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور دوستوں سے نقد یا وعدوں کی فہرست کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ جو رقوم وصول ہو۔ وہ بمد چندہ مسجد مبارک ربوہ کے حساب میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

تحقیقاتی عدالت کی کاروائی (بقیہ صفحہ ۸)

کی اشاعت مورخہ ۲ فروری ۱۹۵۳ء میں شائع شدہ مقالہ پڑھا ہے۔ جو مولانا مودودی کی تقریر سے متعلق تھا۔ میں احرار پارٹی کی تشکیل سے قبل خلافت کمیٹی کا رکن تھا۔

احرار اور خلافت کمیٹی دونوں جماعتیں برّاعظم کی آزادی اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے سرگرم تھیں۔

اسلامی حکومت کا نظریہ:۔ عدالت کے ایک سوال پر مولانا داؤد غزنوی نے بتایا۔ کہ بیت المال کے معنی سرکاری خزانہ ہیں۔

سوال:۔ کیا اسلامی طرز کی حکومت میں کانوں کی آمدنی بھی بیت المال میں جمع کی جاتی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ آپ نے اس سے پہلے بتایا کہ سعودی عرب کی حکومت اسلامی طرز کی حکومت کا نمونہ ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ امریکی کمپنی عربستان میں پٹرول نکالتی ہے۔ سلطان ابن سعود کو پٹرول پر کیا رائلٹی (منافع) دیتی ہے۔

جواب:۔ نہیں میرے خیال میں سعودی عرب کی حکومت اسلامی طرز کی حکومت کا کامل نمونہ ہے

سوال:۔ اگر آپ کو یہ بتایا جائے کہ سلطان ابن سعود کو سات کروڑ پونڈ رائلٹی کے ملتے ہیں۔ اور وہ اس رقم کو بیت المال میں جمع نہیں کرتے ہیں تو کیا آپ پھر بھی یہ کہیں گے۔ کہ سعودی عرب کی حکومت اسلامی حکومت کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہے؟

جواب:۔ اگر سلطان ابن سعود کا یہ خیال ہے کہ رائلٹی کی رقم ان کی خاص ملکیت ہے۔ اور وہ اس رقم کو بیت المال میں جمع نہیں کرتے ہیں۔ تو وہ مذہب کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہے۔ کہ وہ اس رقم سے شفاخانے، عمارتیں، سڑکیں، ہسپتال تعمیر کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ رقم بیت المال میں جمع نہیں

بھارت مشترکہ طور پر متروکہ قوانین منسوخ کرنے کو تیار ہے

اجیت پرشاد جین کا جواب

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ بھارت کے وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین نے آج ایک بیان میں پاکستان کے وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی کی اس پیشکش کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ دونوں ملکوں میں متروکہ جائیدادوں کے قوانین منسوخ کر دیئے جائیں کہا ہے۔ کہ بھارت اپنے تمام متروکہ جائیدادوں کے قوانین منسوخ کرنے کو تیار ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ متروکہ جائیدادوں کے سوال پر پہلے سے دونوں ملکوں کے درمیان کوئی واضح سمجھوتہ ہو جائے مسٹر جین نے کہا ہے۔ کہ پاکستان نے ایسی پیشکش پہلی بار نہیں کی۔ مگر ان قوانین کو منسوخ کرنے میں اب بہت سی پیچیدگیاں اور الجھاؤ پیدا ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اب بہت زیادہ متروکہ جائیدادوں پر کسٹوڈینوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ قوانین کی منسوخی کی صورت میں ایسی جائیدادوں کا کیا بنے گا۔ مسٹر جین نے کہا ہے۔ کہ اس سلسلے میں اب ہمیں کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا ہی پڑے گا۔ اور ہم تو لگاتار کوشش کر رہے ہیں۔ کہ یہ قضیہ طے ہو جائے۔ بھارتی وزیر بحالیات نے کہا۔ کہ اس وقت جن جائیدادوں کو متروکہ قرار دیا جا چکا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ تباہ ہو رہی ہیں۔ مسٹر جین نے کہا۔ کہ میں اب مسٹر قریشی کو ایک ایسا طریقہ تجویز کرنے والا ہوں۔ جس سے آئندہ یہ ثابت ہو سکے گا۔ کہ متروکہ جائیدادوں کے متعلق بین الملکتی معاہدوں کو توڑنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

کتابوں کے لیے لائسنسوں کا اجراء

کراچی ۲۱ اکتوبر وزارت تجارت کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے اس مقصد کے پیش نظر کہ یونیورسٹیوں۔ کالجوں اور حکومت اور پبلک کے دیگر تعلیمی اداروں کو وہ غیر ملکی کتابیں مل سکیں۔ جو انہیں درکار ہیں۔ اور جو بازار میں آسانی سے نہیں ملتیں۔ کتابوں کے باضابطہ درآمد کنندگان کو سارے سال میں خصوصی درآمدی لائسنس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنہیں ان اداروں وغیرہ سے ایسی کتابوں کی فراہمی کے لئے آرڈر موصول ہوں۔ متعلقہ اداروں کو چاہیئے۔ کہ وہ درآمد کنندہ کو دیئے جانے والے اپنے آرڈر کی نقل درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر کراچی درآمد و برآمد کے ڈپٹی چیف کنٹرولر لاہور یا چٹاگانگ۔ درآمد برآمد کے اسسٹنٹ چیف کنٹرولر کو ئٹہ یا پشاور کے پاس بھیج دیں۔ جس کے دائرہ اختیار میں اس کتب فروش کی فرم واقع ہے۔

متعلقہ کتب فروش مطلوبہ لائسنسوں کے لئے مقررہ فارموں پر متعلقہ آرڈروں کے ساتھ اس لائسنسنگ عہدہ دار کو درخواست دے گا۔ جس کے دائرہ اختیار میں اس کی فرم واقع ہو۔ حکومت نصابی اور دیگر کتابوں کے لئے جو کراچی۔ ڈھاکہ۔ پنجاب اور سندھ کی یونیورسٹیوں اور دیگر تعلیمی اداروں کو مطلوب ہیں ۲/۱۳ لاکھ روپیے کی رقم سے زیادہ کے لائسنس [illegible]

لنکا کے سابق وزیر اعظم بدھ مت کے پجاری بن جائیں گے

کولمبو ۲۱ اکتوبر۔ لنکا کے سابق وزیر اعظم مسٹر سنانائیکے کل طیارہ سے مدراس جا رہے ہیں۔ جہاں وہ مسٹر موتیا چیٹیار کے مہمان رہیں گے۔ پنڈت نہرو نے انہیں نئی دہلی آکر آرام کرنے کی دعوت دی تھی۔ مگر انہوں نے مدراس میں قیام کرنا مناسب خیال کیا۔ آپ دو ماہ بعد پھر لنکا واپس جائیں گے۔ اور بدھ مت کی تعلیم میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور کچھ عرصہ بعد بدھ پجاری بن جائیں گے۔

پاکستان اور بھارت کے وزیر اعظم کی ایک ملاقات

نہرو کے نام وزیر اعظم محمد علی کا مکتوب

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ دہلی کے مہا سبھائی اخبار وں نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے پنڈت نہرو کو ایک اور خط لکھا ہے۔ جس میں دونوں وزرائے اعظم کی ایک اور فوری ملاقات کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اس ملاقات سے قبل کشمیر کے ناظم استصواب رائے کے تقرر کا اعلان کر دیا جائے۔ بھارتی اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے برما کے وزیر اعظم اونو کو ناظم استصواب رائے مقرر کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ جسے مسٹر محمد علی نے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اخبار کا بیان ہے۔ کہ مسٹر محمد علی کسی یورپی ملک کے نمائندے کو ناظم مقرر کرنا چاہتے ہیں۔

عراقی وزیر اعظم عمان روانہ ہو گئے

بغداد میں گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات

بغداد ۲۱ اکتوبر۔ عراق کے وزیر اعظم فاضل جمالی آج صبح بغداد سے عمان روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے ہنگامی اجلاس میں عراقی وفد کی قیادت کریں گے۔ سیاسی کمیٹی شرق اردن کے گاؤں پر "اسرائیلی" حملہ پر غور کرے گی۔ روانگی سے قبل ڈاکٹر فاضل جمالی نے پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد سے ملاقات کی۔ مسٹر غلام محمد کل صبح بغداد سے بصرہ روانہ ہونے والے ہیں۔ جہاں سے وہ جینوا جائیں گے۔

راولپنڈی ۲۱ اکتوبر۔ مقامی پولیس ٹیکسلا کے ایک گودام سے امریکی گندم کی تین سو بوریوں کی چوری کی تحقیقات کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کچھ مسروقہ بوریاں برآمد کر لی ہیں۔ اور چوروں کے ایک منظم گروہ کے کچھ ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

مسعودی کو نیشنل کانفرنس کے جنرل سکرٹری کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا

سری نگر ۲۱ اکتوبر۔ آج یہاں نیشنل کانفرنس کی کونسل کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں نیشنل کانفرنس کے جنرل سکرٹری احمد سعید مسعودی کو جنرل سکرٹری کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا۔ ان پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے نیشنل کانفرنس کی طے شدہ پالیسی کے خلاف کارروائیاں کیں۔ جنرل کونسل نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں بخشی غلام کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ نیشنل کانفرنس کی مجلس عاملہ اور جنرل کونسل کی از سر نو تنظیم کریں۔ اور کونسل سے ایسے افراد کو نکال دیں۔ جو نیشنل کانفرنس میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور سیاسی طور پر قابل اعتبار نہیں ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ مقبوضہ کشمیر کی تعمیر نو کے منصوبوں کو ناکام بنا رہے ہیں۔

میں ملاؤں سے لڑ رہا ہوں مجھے مولانا نہ کہو

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ ۸۰ سالہ مولانا اکرم خاں نے آج دستور ساز اسمبلی میں وزیر اعظم کی نشست پر بیٹھ کر ڈیڑھ گھنٹے تک قرآن شریف کے تراجم اور احادیث کے حوالے سے بتایا۔ کہ قرآن پاک اور احادیث میں جرائم کی نوعیت کے لحاظ سے کس طرح سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ ملائیت کے مخالف ہیں۔ اور صحیح اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔ مولانا اکرم خاں نے اسداللہ کی مدد سے مختلف کتابوں کے حوالے دیئے۔ وہ اردو میں تقریر کرتے رہے۔ تقریر کے بعد انہوں نے کہا۔ میں ملاؤں سے لڑ رہا ہوں۔ مجھ کو مولانا مت کہو۔

غلام محمد نجف اشرف اور کربلائے معلی سے واپس آ گئے

بغداد ۲۱ اکتوبر۔ مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان دو روز کے لئے عراق میں مقیم تھے۔ آپ نجف اشرف اور کربلائے معلی کی زیارت کر کے کل بغداد واپس آ جائیں گے۔

کراچی صوبائی محاذ نے ہڑتال کا فیصلہ ملتوی کر دیا

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ آج کراچی صوبائی محاذ کا جلسہ عام عوامی مسلم لیگ کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر یہ طے کیا گیا۔ کہ ۲۳ اکتوبر کی عام ہڑتال کی جو کہ محاذ نے طے کیا تھا۔ اس کو کسی دوسری تاریخ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

بھارتی کابینہ میں ردوبدل کا امکان

بمبئی ۲۱ اکتوبر۔ اخبار کرنٹ بمبئی نے اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ بھارتی کابینہ میں از سر نو ردوبدل ہو رہا ہے۔ اور بمبئی کے وزیر اعلیٰ مسٹر مرارجی ڈیسائی مرکزی وزارت میں لئے جا رہے ہیں۔ اخبار نے اس بات پر اظہار خوشی کیا ہے۔

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ چیف کمشنر کراچی مسٹر ابوطالب نقوی نے کل گاندھی گارڈن کے چڑیا گھر کو ذاتی تحفہ کے طور پر ایک غزال پیش کیا ہے۔

شاہ ابن سعود قطعی صحت مند ہیں

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ یہاں سعودی عرب کے سفارت خانے سے اعلان کیا گیا۔ کہ کسی خبر رساں ایجنسی نے شاہ ابن سعود کی علالت کی خبر دی ہے۔ یہ قطعی غلط ہے۔ شاہ حسب معمول طبی معائنہ کے دوران میں بالکل تندرست پائے گئے۔ کسی ڈاکٹر نے ان کی علالت طبع کا ذکر تک نہیں کیا۔ اس لئے ان کی صحت مندی میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

شاہ اردن کی روم سے واپسی

روم ۲۱ اکتوبر۔ اردن کے بادشاہ حسین بذریعہ طیارہ اردن واپس چلے گئے۔ آپ کو اسرائیل کے سخت خونریز سرحدی حملوں کی اطلاع ملی تھی۔ چنانچہ آپ فوراً واپس چلے گئے۔ دمشق سے آپ کار کے ذریعہ عمان جائیں گے۔

شامی فوج کو لڑنے کے اختیارات مل گئے

دمشق ۲۱ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شامی و اسرائیلی سرحد پر مورچہ بند شام کی فوج کو اختیار دے دیا گیا۔ کہ اگر اسرائیل کی فوج اچانک حملہ کر دے۔ تو شامی فوج ہیڈ کوارٹرز سے اجازت طلب کئے بغیر اقدام کر سکتی ہے۔ غیر مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فوج کو خبردار کر دیا گیا ہے۔

امریکہ نے بندرگاہ اسکندرونہ ترکی کے حوالے کر دی

انقرہ ۲۱ اکتوبر۔ نئی تعمیر شدہ بندرگاہ اسکندرونہ امریکی حکام نے ترکی کو پیش کر دی۔ اس تقریب میں ترکی کے وزیر خارجہ خواد کوپرولو امریکی سفیر مقیم ترکی ایورل وارن اور ایڈمرل جان ایچ کیڈی شریک تھے۔ مارمورہ کے بعد یہ بندرگاہ ترکی میں دوسری اہم بندرگاہ ہے۔

کوریا میں امریکہ نے ہندنگر کے قریب بم پھینکے

ہانگ کانگ ۲۱ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے۔ کہ کوریا کے عارضی صلح کے کمیشن کے کمیونسٹ نمائندوں نے یہ شکایت کی ہے۔ کہ کل دو امریکی ہوائی جہازوں نے اس غیر جانبدار خطہ ہندنگر میں دو بم پھینکے جہاں نامعلوم قیدیوں کو رکھا گیا ہے۔ نیز کمیونسٹوں نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس طرح بم پھینک کر اور دوسرے ذرائع سے قیدیوں کو دہشت زدہ کرنے کی کوشش [illegible] کی ہے۔ اور دوسرے [illegible]